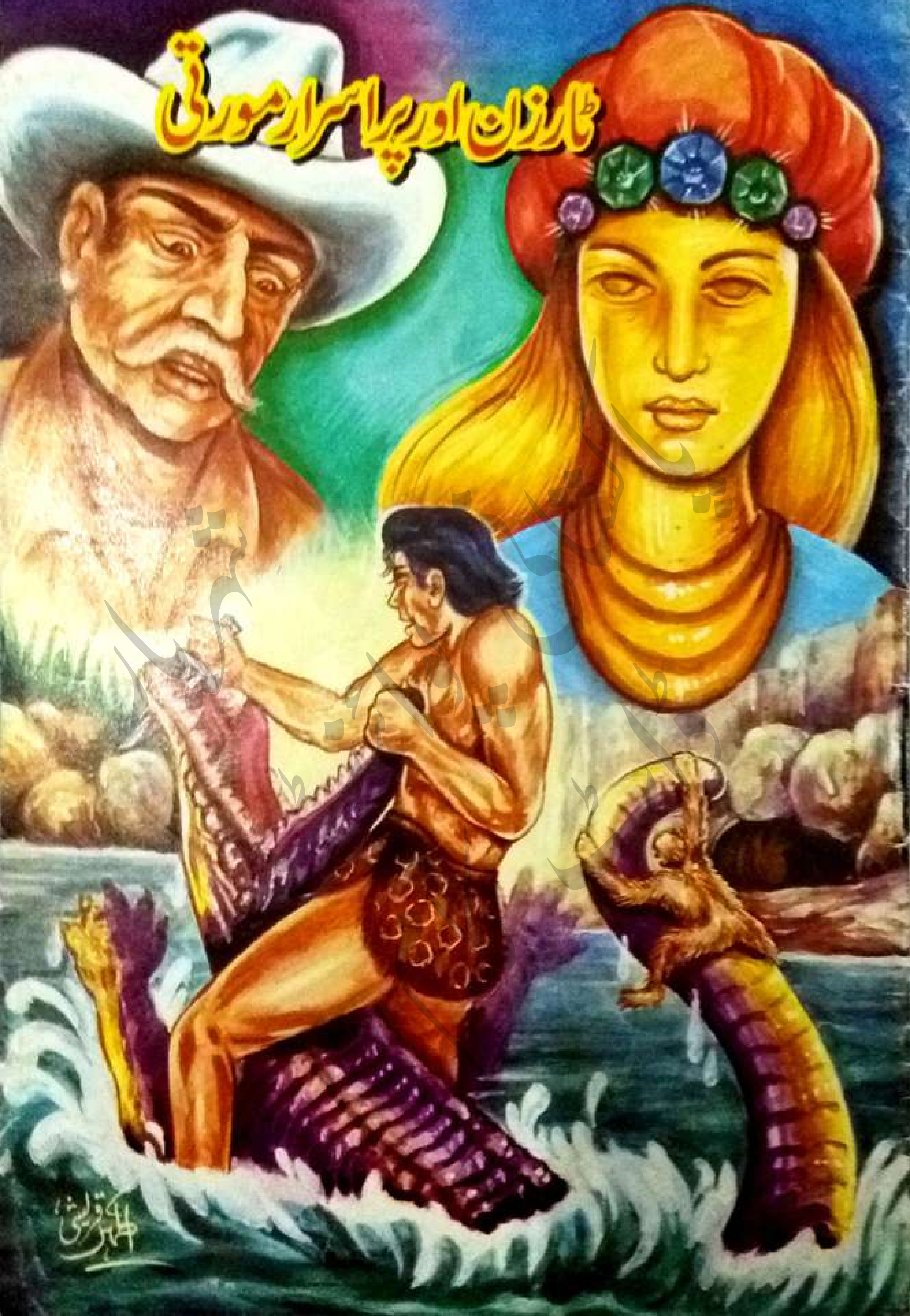

ٹارزان اور پراسرار مورتی

ننھے منے بچوں کے لئے انتہائی دلچسپ کہانی

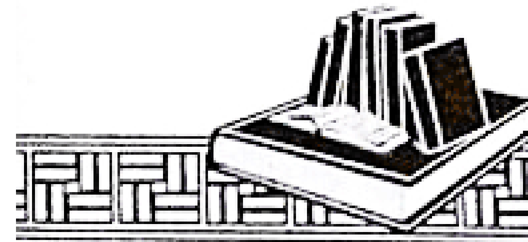
ٹارزن اور پراسرار مورتی

ظہیر احمد

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
---------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
طابع ------ شہکار پرنٹنگ پریس ملتان

ARSLAN PUBLICATIONS
Price Rs
4/-
MULTAN



ادھیڑ عمر رابرٹ ٹارزن کا بہت اچھا دوست تھا جو اکثر ٹارزن سے ملنے کے لئے اس کے جنگل میں آ جاتا تھا۔

ان دنوں بھی رابرٹ ٹارزن کے پاس آیا ہوا تھا۔ اس بار اس کے پاس ایک عجیب و غریب مورتی تھی جو اس نے بہت بڑی رقم خرچ کرکے حاصل کی تھی۔ مورتی کسی لڑکی کی تھی اور یوں لگتا تھا جیسے جادو کے زور سے کسی لڑکی کو مورتی بنا دیا گیا ہو۔ مورتی کے سر پر پرانے دور کی شہزادیوں جیسا تاج تھا جس پر بڑے بڑے اور ہنایت خوبصورت ہیرے لگے ہوئے تھے۔ اس مورتی کو دیکھ کر ٹارزن بھی مورتی بنانے والے کی کاریگری کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکا تھا۔ وہ

واقعی ایک شاہکار مورتی تھی لیکن اس مورتی میں ایک خامی تھی اور وہ خامی اس کی آنکھیں تھیں جو بجھی ہوئیں اور قطعی بے جان نظر آتی تھیں۔ جس کے بارے میں ٹارزن کا کہنا تھا کہ اگر اس کی آنکھیں بھی بنا دی جاتیں تو کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ ایک بے جان مورتی ہے۔

رابرٹ نے ٹارزن کو اس مورتی کے حوالے سے عجیب و غریب باتیں سنائی تھیں۔ اس نے کہا کہ اس نے جب سے اس مورتی کو خریدا تھا اس پر مصیبتوں اور پریشانیوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے تھے۔ مورتی کو جب وہ گھر لایا تو اس روز اس کی بیوی سیڑھیوں سے گر کر ہلاک ہو گئی تھی۔ اگلے روز اس کا بیٹا ایک حادثے میں مارا گیا تھا اور پھر اس کے کارخانے میں آگ لگ گئی۔ یہاں تک کہ ایک روز اس زور کا زلزلہ آیا کہ اس کا سارا گھر ملبے کا ڈھیر بن کر رہ گیا۔ وہ اس گھر سے بڑی مشکلوں سے نکل سکا تھا۔ وہ جہاں بھی جاتا مورتی اس کے پاس پہنچ جاتی تھی۔ اس کا چونکہ سب کچھ ختم ہو گیا تھا اور اس کے پاس کچھ باقی نہ بچا تھا

اس لئے وہ یہاں آ گیا تھا۔ وہ اس مورتی کو منحوس کہتا تھا جس کی وجہ سے اس کے بیوی بچے ہلاک اور کاروبار تباہ ہو گیا تھا۔ یہاں تک کہ اس کا گھر بھی باقی نہ بچا تھا۔

ٹارزن کو رابرٹ کی ہر بات پر یقین تھا کہ وہ اس سے غلط بیانی نہیں کر رہا مگر اسے اس بات پر یقین نہیں آ رہا تھا کہ رابرٹ کے ساتھ جو کچھ ہوا تھا وہ سب اس مورتی کی وجہ سے ہوا تھا۔ لیکن جس روز رابرٹ مورتی لے کر اس کے جنگل میں آیا جنگل میں خوفناک سمندری طوفان آ گیا تھا جس سے جنگل کے بے شمار درخت ٹوٹ کر گر گئے تھے اور بے شمار جانور ہلاک ہو گئے تھے۔ پھر ٹارزن کی جھونپڑی میں خود بخود آگ لگ گئی۔ اس کے بعد تو جنگل میں جیسے عجیب و غریب اور ناقابل یقین حادثات ہونا شروع ہو گئے ۔ جنگل کے پھلدار درختوں کے پھل گل سڑ گئے جانوروں میں اچانک ایسی بیماریاں پیدا ہو گئیں جس سے وہ دیکھتے ہی دیکھتے ہلاک ہو جاتے تھے اور ٹارزن جس نے اپنے جنگل میں جانوروں اور انسانی قبیلوں

میں امن و امان قائم کر رکھا تھا وہ سب ختم ہو گیا۔ جنگل کے جانور جیسے ایک دوسرے کے دشمن بن گئے تھے۔ وحشی قبیلوں میں بھی پھوٹ پڑ گئی تھی اور وہ سب مرنے مارنے پر اتر آئے تھے۔ چند ہی دنوں میں جنگل میں جیسے خونریزی کا میدان لگ گیا تھا۔ جانور ایک دوسرے کو پھاڑ کھانے لگے اور وحشی قبیلے ذرا ذرا سی بات پر ایک دوسرے سے لڑ پڑتے تھے۔ جس سے ٹارزن کی پریشانی کی حد نہ رہی تھی۔ وہ سارا سارا دن جنگلوں میں بھاگتا پھرتا تھا کبھی وہ جانوروں کو سمجھاتا اور کبھی وحشی قبیلوں میں جا کر انہیں ایک دوسرے سے لڑنے سے منع کرتا مگر دن بدن صورتحال بگڑتی جا رہی تھی اور پھر ایسا ہوا کہ جنگل کے جانوروں نے بھی ٹارزن کا کہا ماننے سے انکار کر دیا اور وحشی قبیلوں کے سرداروں نے بھی ٹارزن کے خلاف بغاوت کا اعلان کر دیا۔ یہ سب کچھ اس قدر اچانک اور حیرت انگیز انداز میں ہوا تھا کہ ٹارزن کو بھی کچھ سوچنے سمجھنے کا موقع نہیں مل رہا تھا۔ اس کی پریشانی سے منکو اور رابرٹ بھی پریشان تھے۔

"میں نے کہا تھا ناں ٹارزن۔ یہ مورتی منحوس ہے"۔ ایک روز رابرٹ نے ٹارزن سے مخاطب ہو کر کہا۔

وہ تینوں وسطی جھیل سے کچھ فاصلے پر ایک اونچے درختوں میں بنی ہوئی مچان پر بیٹھے تھے جو ٹارزن نے عارضی طور پر وہاں بنا رکھی تھی۔ مورتی مچان کے ایک کونے میں پڑی تھی۔ رابرٹ کی بات سن کر نہ صرف ٹارزن بلکہ منکو بھی چونک پڑا تھا۔

"کیا مطلب"۔ اس کی بات سن کر ٹارزن نے حیرانی سے کہا۔

"اس مورتی کی وجہ سے میرا سب کچھ تباہ و برباد ہو گیا تھا۔ اب جب سے میں اس مورتی کو یہاں تمہارے پاس لایا ہوں یہاں بھی تمہارا سارے کا سارا نظام درہم برہم ہو گیا ہے"۔ رابرٹ نے کہا۔

"ہونہہ، یہ سب قدرتی آفات ہیں۔ میں تمہاری احمقانہ باتوں کو نہیں مانتا"۔ ٹارزن نے منہ بنا کر کہا۔ اسے رابرٹ کی ان باتوں پر چڑ سی آ جاتی تھی۔

"تم یقین کرو ٹارزن۔ میں......" رابرٹ نے کہنا

چاہا۔

"بس رابرٹ، اب میرے سامنے اس قسم کی فضول باتیں نہ کرنا"۔ ٹارزن نے سخت لہجے میں کہا۔ منکو ٹارزن اور رابرٹ کی باتیں غور سے سن رہا تھا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم کہاں جا رہے ہو"۔ ٹارزن نے منکو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ابھی آتا ہوں سردار"۔ منکو نے کہا اور پھر وہ مچان سے اتر کر نہایت تیزی سے ایک طرف بھاگتا چلا گیا۔ پھر کافی دیر بعد جب وہ واپس آیا تو اس کا چہرہ ستا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں میں بے پناہ خوف اور پریشانی کے تاثرات تھے۔

"کیا بات ہے منکو۔ کہاں گئے تھے تم اور تم اس قدر پریشان کیوں نظر آ رہے ہو"۔ ٹارزن نے غور سے اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا۔

"سردار، رابرٹ سچ کہہ رہا ہے۔ یہ مورتی منحوس ہے اسے فنا کر دو۔ جب تک یہ یہاں رہے گی ہم پر اسی طرح مصیبتیں اور پریشانیاں نازل ہوتی رہیں

گی"۔ منکو نے گھبراہٹ سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"۔ اس کی باتیں سن کر ٹارزن نے چونکتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ایک بار پھر ناگواریت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"میں آکو بابا سے مل کر آ رہا ہوں سردار"۔ منکو نے کہا اور اس کی بات سن کر ٹارزن چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"آکو بابا سے۔ تم آکو بابا سے ملنے گئے تھے"۔ ٹارزن نے کہا۔ آکو بابا کاچار کے ایک نیک بزرگ تھے جو ٹارزن کی روحانی ذریعے سے شیطانی معاملات میں اس کی مدد کرتے رہتے تھے جس کی وجہ سے ٹارزن ان کا بے حد عقیدت مند تھا۔ اسی لئے وہ منکو کی بات سن کر چونک پڑا تھا۔

"ہاں، جب تم اور رابرٹ باتیں کر رہے تھے تو مجھے آکو بابا کا خیال آ گیا۔ میں نے سوچا کہ آکو بابا سے مل کر ان سے اس پراسرار مورتی کے بارے میں پوچھوں۔ آکو بابا پچھلے کئی ماہ سے دوسرے جنگل میں گئے ہوئے تھے۔ وہ آج ہی لوٹے تھے۔ میں نے ان کو

جنگل کی صورتحال، تمہاری پریشانی اور پراسرار مورتی کے بارے میں بتایا تو وہ پریشان ہو گئے ۔ انہوں نے کہا کہ وہ مورتی شیطان کی ایک پجارن کی مورتی ہے۔ اس مورتی کو سینکڑوں سال پہلے دفن کر دیا گیا تھا مگر پھر آثار قدیمہ کے کسی ٹولے نے اس مورتی کو دریافت کر لیا۔ اس مورتی پر چونکہ شیطان کا سایہ ہے اس لئے یہ مورتی جہاں بھی ہوگی وہاں ہر طرف تباہی اور بربادی شروع ہو جائے گی۔ اس لئے اس مورتی کو فنا کر دیا جائے ۔ اس کے لئے آکو بابا نے کہا ہے کہ تمہیں اس مورتی پر ایک سرخ خرگوش کو ہلاک کرکے اس کا خون ڈالنا ہوگا۔ پھر اسے آگ لگا دی جائے تو یہ مورتی فوراً آگ پکڑ لے گی اور موم کی طرح پگھل کر ہمیشہ کے لئے فنا ہو جائے گی۔ اس مورتی کے فنا ہوتے ہی ہر طرف پہلے جیسا امن و امان قائم ہو جائے گا۔ اس لئے سردار دیر مت کرو اور اس مورتی کو فوراً فنا کر دو ورنہ اس کی نحوست کی وجہ سے سارا جنگل تباہ و برباد ہو جائے گا"۔ منکو کہتا چلا گیا۔ ٹارزن کے چہرے پر اس مورتی کی حقیقت جان کر سچ

مچ بے پناہ حیرت ابھر آئی تھی۔ اگر یہ باتیں آکو بابا نے نہ بتائی ہوتیں تو ٹارزن کبھی ان پر یقین نہ کرتا۔ اس نے یہ ساری باتیں رابرٹ کو بتائیں تو وہ حیرت کی شدت سے آنکھیں پھاڑ کر رہ گیا۔

" اوہ، تب تو ہمیں اس مورتی کو ابھی اور اسی وقت فنا کر دینا چاہئے"۔ رابرٹ نے کہا۔

" ہاں آؤ، وسطی جھیل کے پاس سرخ خرگوش موجود تھے۔ ہم وہیں چلتے ہیں۔ ٹارزن نے کہا تو رابرٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ مچان سے اترے اور مورتی کو لے کر وسطی جھیل کی طرف بڑھتے چلے گئے ۔ وسطی جھیل کے کنارے پر واقعی کئی سرخ خرگوش موجود تھے۔ ٹارزن عام حالات میں ان ننھے اور معصوم جانوروں کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا تھا مگر اب صورتحال دوسری تھی۔ اس لئے اس نے ایک سرخ خرگوش کو خنجر سے ہلاک کیا اور اس کا خون مورتی پر ڈالنے لگا یہاں تک کہ مورتی پوری طرح سے خون سے بھیگ گئی۔

" منکو چقماق پتھر لاؤ"۔ ٹارزن نے منکو سے کہا تو

منکو سر ہلا کر جنگل کی طرف جانے ہی لگا تھا کہ ایک تیز اور دردناک آواز سن کر وہ اور ٹارزن بری طرح سے چونک پڑے۔ وسطی جھیل میں نیلے رنگ کا ایک بہت بڑا مگرمچھ تھا جو رابرٹ کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"اوہ، یہ مگرمچھ جھیل میں کہاں سے آگیا"۔ ٹارزن کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ پھر اس نے ایک زوردار نعرہ مارا اور خنجر لے کر جھیل میں کود گیا۔ اسے جھیل میں کودتے دیکھ کر مگرمچھ تیزی سے اس کی طرف لپکا۔ اس نے بڑے بڑے جبڑے کھول کر ٹارزن کو پکڑنا چاہا مگر ٹارزن نے جھیل میں غوطہ لگایا اور عین مگرمچھ کے نیچے سے نکلتا چلا گیا۔ وہ مگر مچھ کے پیٹ کی طرف آیا اور اس نے اچانک خنجر مگرمچھ کے پیٹ میں مار دیا۔ مگرمچھ خوفناک انداز میں تڑپا اور اس نے پلٹ کر ٹارزن پر حملہ کرنا چاہا مگر ٹارزن اچھلا اور تیزی سے مگرمچھ کی کمر پر سوار ہوگیا اور پھر وہ پے درپے مگرمچھ پر خنجر کے وار کرنے لگا۔ یہ دیکھ کر منکو بھی جوش آگیا۔ اس نے چھلانگ لگائی اور مگرمچھ کی دم سے چمٹ گیا۔ مگرمچھ کی دم کی کھال نیچے سے چونکہ

نازک ہوتی ہے اس لئے منکو نے اس کی دم پر اپنے تیز ناخن مارنے شروع کر دیئے تھے ادھر ٹارزن نے مگرمچھ کے منہ میں ہاتھ ڈال کر اس کے جبڑے کھولے اور پھر خنجر اس نے مگرمچھ کے عین جبڑے میں مار دیا۔ مسلسل اور تیزی سے خنجروں کے وار کرتے ہوئے اس نے آخرکار مگرمچھ کو ہلاک کر دیا اور پھر وہ دونوں جھیل سے باہر آگئے ۔ اب جھیل میں مگرمچھ کی لاش تیر رہی تھی۔ ٹارزن اور رابرٹ.نے منکو کی بہادری کی تعریف کی جو پہلی بار جھیل میں بے خوفی سے اتر گیا تھا۔ ٹارزن سے اپنی تعریف سن کر منکو خوشی سے نہال ہوگیا تھا۔ وہ ٹارزن کے کہنے پر جنگل میں گیا اور چقماق پتھروں کے دو ٹکڑے لے آیا۔ ٹارزن نے چقماق پتھروں کو رگڑ کر مورتی کو آگ لگا دی۔ مورتی واقعی موم کی طرح پگھل گئی تھی۔

ٹارزن اور منکو آج تک یہ نہیں جان پائے تھے کہ آخر وسطی جھیل میں اس قدر بڑا اور خوفناک مگرمچھ کہاں سے آگیا تھا۔ شاید یہ بھی اس پراسرار مورتی کے شیطانی اثر سے وہاں آیا تھا۔

ختم شد

ننھے منے بچوں کے لئے انتہائی دلچسپ کہانیاں









ننھے منے بچوں کے لئے انتہائی دلچسپ کہانیاں









ننھے منے بچوں کے لئے انتہائی دلچسپ کہانیاں









بچوں کے لئے دلچسپ اور خوبصورت کہانیاں









